الجامعة البنورية العالمية
متصل سائٹ تھانہ - پی او بکس نمبر ۱۰۶۹۸ کراچی پاکستان
دار الافتاء والقضاء
ای میل: darulifta@gmail.com ویب سائٹ: www.jamiabinoria.net فون: 2560300-2560400 فیکس: 2564586

MODE: **Regular**

Name : **Uzair kamal**
Address : **Islamabad**
Subject : **HARAM-HALAL**
Writer : عبد اللہ اسلم

Serial No : **18680**
Date : **2/27/2013**
Contact No:
Email :

Assalmu Alaikum

Back in our village there is a scheme opened by islamic scholars name is Muzarabat or muzarafat. People put thier money in that and then get monthly income from that. According to those people they do buisness on that and also saying that there is no guruntee for your money if we lost then you will also be as effected as us. The scheme is very popular and ran by many scholars or religious people (mainly Tableeghe jamat person). The main office is in rawalpindi. Please confirm me that is investement in such schemes are Halal or Harram?

السلام علیکم

یہاں ہمارے گاؤں میں اسلامی اسکالر کی ایک اسکیم کھلی ہے جس کا نام مضاربت ہے لوگ ان میں پیسے لگاتے ہیں اور اپنی ماہانہ تنخواہ اس سے حاصل کرتے ہیں ان لوگوں کے مطابق وہ کاروبار کرتے ہیں اس رقم پر اور یہ بھی کہتے ہیں کہ اس میں تمہارے پیسوں کی کوئی گارنٹی نہیں۔ اگر ہمیں نقصان ہوا تو تمہاری رقم کی بھی کٹوتی ہوگی۔ ہماری طرف سے اس اسکیم میں بہت سے خاص تعلیم یافتہ اور مذہبی لوگ بالخصوص تبلیغی جماعت کے لوگ شامل ہیں اسکا مین آفس راولپنڈی میں ہے برائے مہربانی مجھے بتادیں کہ اس اسکیم میں پیسے لگانا حلال ہے یا حرام؟

الجواب حامدًا ومصلیًا

شرعی اُصولوں کے مطابق اگر واقعۃً مضاربت کا کام کیا جاتا ہو اور نفع فیصد کے اعتبار سے طے شدہ طریقہ سے تقسیم کیا جاتا ہو تو ایسی اسکیم میں شامل ہونے میں حرج نہیں لیکن عمومًا اس طرح کے کاموں میں یا تو کوئی بنیاد نہیں ہوتی یا بعد میں نقصان دکھا کر اصل رقم ہی ضائع کردی جاتی ہے اسلئے اس معاملے میں احتیاط کی ضرورت ہے۔

فی الدر المختار: (وھی عقد شرکۃ فی الربح بمال من جانب) رب المال (وعمل من جانب) مضارب اھ (۶۴۵/۵)۔

وفیہ أیضًا: (وشرطھا) أمور سبعۃ (کون رأس المال من الأثمان) (الی قولہ) (وکون رأس المال عینًا أو دینًا) کما بسطہ فی الدرر (وکونہ مسلمًا إلی المضارب) لیمکنہ التصرف (الی قولہ) (وکون الربح بینھما شائعًا) فلو عین قدرًا فسدت (وکون نصیب کل منھما معلومًا) عند العقد، ومن شروطھا کون نصیب المضارب من الربح حتی لو شرط لہ من رأس المال أو منہ ومن الربح فسدت اھ (۶۴۸/۵)۔

(جاری ہے)

وفي الهندية: (وأما ركنها) فالإيجاب والقبول وذلك بألفاظ تدل عليهما من لفظ المضاربة والمقارضة والمعاملة وما يؤدي معاني هذه الألفاظ اهـ (٤/٢٨٥)-

والله أعلم

كتبه

عبد الله أسلم عفي عنه وعن والديه

دار الإفتاء جامعة بنوريه سائت كراچي

٢٢ ذي الحجة ١٤٣٤ هجرية

الجواب صحيح

[illegible]

دار الإفتاء جامعة بنوريه كراچی

٢٢ ذي الحجة ١٤٣٤هـ

الجواب صحيح

[illegible]

دار الإفتاء جامعة بنوريه

٢٣ ذي الحجة ١٤٣٤هـ

نائب رئيس

دار الإفتاء جامعة بنوريه العالمية

دار الإفتاء

١٤٣٤/١٢/٢٢

2013/10/31